Registered

L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۹) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۷ - دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

آدھ آدھ آنے کے نئے ٹکٹ جو خطوط اور سید ہر دو پیگ سکتے ہیں جاری ہو گئے ہیں - حضور ویسرائے صاحب بہادر ۱۵ دسمبر کو یا اس کے قریب کلکتہ انڈسٹریل نمائش کا افتتاح کرینگے - تجارت اور صنعت و حرفت کے جدید ممبر مسٹر فنلی ۱۲ دسمبر کو کلکتہ میں وارد ہو جاینگے - سلہٹ کے بابو سدا یا چرن داس کی دختر مس سروجنی داس نے الہ آباد یونیورسٹی کے متعلق بی اے کا امتحان پاس کیا ہے - یہ شریفہ سلہٹ کی سب سے پہلی گریجوایٹ لیڈی ہے - بوخارسٹ کی نمائش میں عام ہجاینش کا ایک پوسٹ کارڈ پیش کیا گیا جس میں مختلف یورپین پارلیمنٹوں کی افتتاحی تقریریں اور رود یارڈ کپلنگ کی دو نظمیں لکھی ہوئی تھیں - کل بارہ ہزار الفاظ مکتوب تھے - اس پوسٹ کارڈ کو صوفیاکے ایک خوشنویس پیٹر پایکینے ۰۰ ۵ گھنٹوں کے عرصہ میں لکھا ہے کلکتہ میں سنیٹ اینڈریوز ڈے پر ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا لفٹنٹ گورنر مسٹر ارمن بیکلینڈ صاحب بہادر صدر مجلس تھے - اور اس تقریب پر بڑی بڑی تقریریں ہوئیں - ۳۰ نومبر کو کلکتہ میں بنگال سپننگ اور ویونگ کاٹن ملس کے ہندوستانی ملازموں کے درمیان سخت جنگ ہوئی - مگر پولیس کی کوششوں سے معاملہ رفع دفع ہو گیا کچھ نقصان نہیں ہوا - مسٹر اے مارٹینو صاحب ڈویژنل جج رخصت سے واپس آنے پر دہلی تعینات کئے جاینگے - مسٹر آر - الف مین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رخصت سے واپس آنے پر انبالہ تعینات کئے جاینگے - ۲۴ نومبر تک بنگال کی ریلیف فہرست پر ۲۰۶۴۳۷ اشخاص درج تھے - یعنی ۲۴۷۳۲ کی کمی ہوئی - مشرقی بنگال کی فہرست قحط زدگان میں ۲۱۲۷ اشخاص درج تھے - اس سے پہلے ہفتہ میں ۳۹۵۸ درج تھے - خبر ہے کہ ۷ نومبر کو منگانی ترکستان میں بھونچال کا ایک سخت جھٹکا محسوس ہوا - اور جھٹکے پانچ منٹ تک رہے اور تاشکر غان اور ہیبک میں ۱۵ مکانات گر گئے - کہتے ہیں جانوں کا بہت ہی نقصان ہوا - اس موسم برما میں کالکا شملہ ریلوے زیر مرمت ہوگی اور گذشتہ بارشوں سے جو شکستگی واقع ہوئی ہے اس کی مرمت ہوگی - انڈین کرسچن اکیڈمی سکیم کے متعلق اب تک پانچ ہزار روپے سے زیادہ بنک میں جمع ہو چکا ہے - سلطان المعظم کی طبیعت پھر علیل ہو گئی ہے - شمالی کیانگ سو اور انقہ چین میں سخت طوفان آئے ہیں جن سے پچاس ہزار مربع میل سے زیادہ رقبہ کا نقصان ہو گیا ہے اور ایک کروڑ آدمی بھوکوں مر رہے ہیں - اکثر لوگ اپنے بچوں اور مویشیوں کو فروخت کر رہے ہیں - اور سارا ملک ابتر حالت میں ہے - یہاں کی انٹرنیشنل کمیٹی نے اس موقعہ پر امداد کے لئے یورپ اور امریکہ سے اپیل کی ہے - روس میں بھی دریائے والگا کے صوبجات میں قحط پڑا ہوا ہے - مارکونی بے تار کی خبر رسانی کے طریق کے مقابل میں ڈون ہیرنے ایک اور جدید طریقہ بے تار کی خبر رسانی کا ایجاد کیا ہے۔

سرینگر میں ۱۵ نومبر کے درمیان ۱۱۲۱ وارداتیں اور ۵۹۶ اموات ہیضہ سے ہوئیں - پریزیڈنٹ روزولٹ جب پناما اور پورٹو ریکو میں دورہ پر پہنچے تو بے تار کی تار برقی کے ذریعہ سے سلطنت کا کام کیا کرینگے جاپان میں تھیلیوں کے لئے مینڈکوں کی کھال کی تجارت ہوتی ہے - یہ تجارت ٹوکیو کے ایک سوداگر کی کوشش سے ہوئی ہے جس نے ایک سال سے بھی کم عرصہ میں ایک لاکھ تیس ہزار کھالیں ولایت کو روانہ کر دی ہیں - مدراس یونیورسٹی کی سنیٹ نے ایک ریگولیشن پاس کیا ہے کہ امیدواران کا امتحان لیکر انکو ڈاکٹر آف لاز کی ڈگری دیجاوے - مگر اس سے موجودہ آنریری ڈگری میں کچھ خلل نہ ہوگا - ۲۹ نومبر کی شام کو امرتسر میں دربار صاحب کے پاس ایک بڑے مکان میں آگ لگ گئی جہاں شکارپوری سوداگر اترے ہوئے تھے - یہ مکان جلکر بالکل خاکستر ہو گیا - پندرہ ہزار کا نقصان ہو گیا ہے - شاہ فارس کی حالت ابتر ہے اور ولیعہد شہزادہ کو تبریز سے بلایا گیا تاکہ عنان سلطنت ہاتھ میں لے - ۵ دسمبر کو یہاں کے مشن احاطہ کی کرکٹ ٹیم اور سٹی مشن ہائی سکول کی ٹیم میں مشن احاطہ کے گراؤنڈ میں کرکٹ میچ ہوا مشن احاطہ کی ٹیم ۷۷ رنزوں سے فتحیاب ہوئی - یکم دسمبر کو دہلی کے نیہا جوٹ مل میں قلیوں کی ایک شڈ میں آگ لگ گئی اور دو گھنٹوں کے عرصہ میں تین سو جھونپڑیاں تباہ کر ڈالیں - جرمنی میں سگ خوری روز بروز بڑھتی جارہی ہے چنانچہ سنہ ۱۹۰۵ء میں ۹۶۲۰ کتے ذبح ہوئے - در کاٹ کے شہزادہ نے مدراس گورنمنٹ کی جانب سے وایسرائے صاحب کو ایک میموریل بھیجا اور التجا کی ہے کہ وہ سیکرٹری آف سٹیٹ سے سفارش

ایڈیٹوریل نوٹس

دیانندی یا ویدک۔ ہمنے کسی گذشتہ پرچہ میں سرسری طور پر اپنے آریہ بھائیوں سے یہہ سوال کیا تھا کہ جب آپ لوگ دیانندجی کو مہرشی وغیرہ کہتے ہیں تو دیانندی کہلوانے سے کیوں شرماتے ہیں مگر جو صلاح اور مشورہ ہمنے زور کے ساتھ دیا تھا وہ یہہ تھا کہ لازم ہے کہ ہمارے آریہ بھائی اپنے آپکو ویدک کہا اور کہلوایا کریں کیونکہ (۱) آریہ مذہب کا نام نہیں ہے بلکہ قوم یا نسل کا جسمیں ہندو اور اکثر مسلمان اور عیسائی بھی شامل ہیں (۲) بلحاظ مذہب انکا نام ویدک ہونا چاہئے کیونکہ ویدک قوم یا نسل نہیں (اور نہ مسلمان و عیسائی ویدک کہلا سکتے ہیں) بلکہ مذہب یا دھرم کا نام ہے۔ اس پر ہمارے معزز ہمعصر پرکاش نے جو کچھ جواب دیا ہے وہ مختصراً یہہ ہے۔ بہتر ہے کہ عیسائی لوگ اپنا نام عیسائی ترک کر دیں جیسا کہ یورپ کے بعض آزاد خیال عیسائیوں نے اس نام کو ترک کر دیا ہے۔ اور کہ ہم دیانندی کہلانے کو تیار نہیں ہیں وغیرہ خیر جو کچھ انہوں نے جواب دینے کی کوشش کی اُس سے ہمارے مدعا کو کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ہم پھر اپنے ہمعصر سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ لوگوں کا دھرم ویدک نہیں ہے؟ آپ لوگوں کو ویدک سماجی کہلانے میں کیا عذر ہے؟ کیا جس طرح آپ لوگ آریہ نسل سے اور آریہ ورت میں رہنے والے ہیں ایسے یورپ اور امریکہ کے باشندے آریہ نہیں اور ہم آریہ اور آریہ ورت میں رہنے والے نہیں ہیں؟ آپ لوگوں کو آریہ کہلانے میں اوروں سے کیا خصوصیت ہے؟ اگر ہم لوگ یا سکھ اور مسلمان بھائی آپ لوگوں کو ویدک کہا کریں تو کیا آپ خوش ہوں گے یا ناراض؟ بہر صورت آپ لوگوں کو مجاز مذہب ایسا خاص نام اپنا چننا اور معین کرنا چاہئے جو دیگر مذاہب والوں سے غیر مشترک ہو۔ آگے آپ لوگوں کی مرضی۔ کیا آپ لوگ خوش ہونگے کہ تاوقتیکہ آپ لوگ کافی اور معقول نام اپنا نہ بتائیں ہم آپ لوگوں کو ویدک یا ویدک سماجی کہا اور لکھا کریں؟

گنجینۂ اسلام۔ مصنفہ پادری ای ایم ویری صاحب ایم اے۔ ڈی۔ ڈی۔ امریکن مشن لودیانہ زبان رومن اردو جسمیں اسلام سے پہلے عرب کی ملکی مذہبی اور اخلاقی حالت کا بیان۔ محمد صاحب کی مختصر سوانح عمری۔ مذہب اسلام کا بیان۔ اس کے ابتدا اور عروج کا حال۔ دیگر اقوام کے ساتھ سلوک اور اس کے عقائد اور مذہبی رسمیات وغیرہ وغیرہ کا مفصل بیان ہے آخر میں یہہ بھی ذکر ہے کہ اسلام کے دعاوے کی تردید بذریعہ قرآن ہی کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور کہ محمدیوں میں انجیل کی بشارت کے کونسے طریقے ہیں۔ یہہ کتاب تھیولاجیکل سیمنیریوں۔ ڈیوینٹی سکولوں میں پڑھانے اور خصوصاً اُن منادوں کے لئے جو مسلمانوں میں کام کرتے ہیں۔ خواہ وہ مسیحی ہوں خواہ آریہ خواہ سکھ سب کے لئے نہایت مفید اور ضروری ہے۔ اگرچہ عبارت میں اکثر اسقام اور نقص پائے جاتے ہیں جنکو ہم شاید قلمی نسخے کی نظر ثانی نہ کئے جانے اور پروف وغیرہ کے عدم مطالعہ پر محمول کر سکتے ہیں۔ تو بھی یہہ برملا کہہ سکتے ہیں کہ کتاب بڑی تحقیق کے ساتھ بڑی متانت خیال اور اصابت رائے سے اور تعصب کے بغیر نہایت سادہ اور سلیس اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہہ افسوس ہے کہ وہ بھائی جو رومن سے واقف نہیں۔ خواہ وہ مسیحی ہوں خواہ غیر مسیحی۔ اور اکثر غیر مسیحی رومن سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اس کتاب سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہینگے کیا اچھا ہوتا کہ پنجاب کا لحاظ کرکے امریکن ٹریکٹ سوسائٹی جسکی طرف سے یہہ کتاب شائع ہوئی ہے۔ بحروف اردو بھی چار پانچ سو جلدیں طبع کرکے اس کتاب کے فوائد کو محدود نہ رکھتی۔ یہہ کتاب بلا محصول ڈاک ۸ر قیمت پر ریلیجس بک سٹور لودیانہ سے مل سکتی ہے؀

علمی جنتری ۱۹۰۷ء یہہ جنتری منشی محمد عبداللہ صاحب علم جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کانپور کی تالیف سے ہے اور انہیں کے زیر اہتمام ہر سال شائع ہوتی ہے اور امسال بھی شائع ہوئی ہے۔ ضخامت ۸۴ صفحہ کی ہے رنگین اور مطلا سرورق عجیب بہار دیتا ہے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ علاوہ مختلف مذاہب کے سن اور سال کی تاریخوں اور ظہورات شمس و قمر وغیرہ کے واقفیت عامہ کے لئے مختلف ممالک کے بزرگان و مشاہیر کی دلچسپ سوانح عمریاں۔ ڈاکخانجات۔ ریلوے تار وغیرہ محکموں کے قوانین و ضوابط۔ شرح سود و تنخواہ وغیرہ کے نقشے۔ مسافران امریکہ و جاپان کے لئے ضروری اور مفید ہدایات۔ اور دیگر مضامین مفید و دلربا مندرج ہیں جنتری قابل دید ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۲ر ہے؀

سرچارلس اور لیڈی ریواز ہر دو لاہور میں ہندوستانی لڑکیوں کے ہائی کلاس انگلش سکول کے قائم ہونے میں بڑی عمیق دلچسپی لے رہے ہیں۔ انکی خواہش ہے کہ آئندہ موسم بہار میں پنجاب سے ریٹائر ہونے سے پہلے پہلے اس مدرسہ کو کامیاب اور مستحکم دیکھ لیں۔ فنڈ کے لئے پبلک سے اپیل کیگئی ہے اور سرکار نے صوبہ کی آمدنی میں سے گرانٹ دینا قبول کر لیا ہے؀

ناظرین نورافشان گیارھویں صفحہ کی ضروری اطلاع ضرور پڑھیں؀

سگرٹ کے بد نتائج۔ ہندوستان میں آجکل جہاں دیگر منشیات کا کثرت سے استعمال ہو رہا ہے وہاں سگرٹ نوشی کی بھی گرم بازاری ہے۔ ہر شہر کے بازاروں میں فروخت ہوتے ہیں۔ ریلوے سٹیشنوں پر "پان بیڑی سگرٹ" کی پکار ایک اور بہار دکھاتی ہے خشیوں کا سگرٹ ایک جزو لا تجزیہ بن رہے ہیں۔ مگر اُس کے طبعی اور اخلاقی بد نتائج کی اکثروں کو خبر نہیں۔ لہذا اس بارہ میں ہم ایک امریکن مدرسہ واقعہ امریکہ کے ایک پرنسپل کی رائے پیش کرتے ہیں اور یہ رائے زیادہ تر قابل اعتبار اس لئے ہے کہ راوی اُسی ملک کا باشندہ ہے جہاں سگرٹ کا بھی جنم ہوا اور وہ اس کی حقیقت اور ثمرات سے بخوبی واقف ہے۔ طلبار کے درمیان سگرٹ نوشی کے اخلاقی بد نتائج کا ذکر امریکہ کے ایک مدرسہ کے پرنسپل جان ڈی پیج صاحب ایک جرنل آف ایجوکیشن میں یوں کرتے ہیں کہ "ہمارے مدرسوں کی اکثر خوفناک اور نامناسب ضوابط اُن ذہنی اور اخلاقی نقصانات کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں جو سگرٹ کے استعمال اور اُن کے بد نتائج سے پیدا ہوتے ہیں۔ اُس کا روزمرہ کا استعمال طالب علم کی طبیعت اور عادات کو بالکل تبدیل کر دیتا ہے۔ اور وہ بتدریج نامہربان۔ ناہمدرد۔ گندے۔ اور سست ہو جاتے ہیں۔ مدرسہ کے تمام قوانین اور ضوابط کیجانب اُن کا وطیرہ بالکل خراب ہو جاتا ہے۔ اُس کا کتبی اخلاق نہایت درجہ کا یعنی خود غرض اور معیوب ہو جاتا ہے اور اُس کے اخلاقی نقصانات اور کند ذہنی کو درست کرنے کے لئے ایک غیر معمولی لیاقت اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ مدرسین کو اس کے ساتھ حد درجہ کی ہمدردی اور نہایت منت و سماجت کرنی پڑتی ہے تاکہ اس لڑکے کو راہ راست پر لے آوے مگر پھر بھی وہ وہاں سے نہیں ٹلتا۔ طالب علم اپنے اُستاد کی ہر قسم کی ہمدردی۔ دلچسپی یا شوق۔ اور محبت کو بالکل محسوس نہیں کرتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کسی بات کا اثر ہی نہیں پڑتا۔ اُس کا تمام اشتیاق یہی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی بُری عادت اور خصائل ہی کا غلام بنا رہے۔ اس قسم کے اکثر طلبا لا علاج ہو جاتے ہیں اور اُنکا اثر ہمارے مدرسوں پر نہایت ہی خوفناک اور مضر پڑا کرتا ہے"۔

کیا ہمارے ملک کے مدرسین اور پرنسپلان نے کبھی مذکورہ بالا تجربہ کیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو اب کرکے دیکھ لو۔ اگر متذکرہ بالا بیان درست ہے تو اس کی تصدیق کرو۔ اور اس خرابی کے دُور کرنے کی کوشش کرو۔

اخبار پنجابی پر مقدمہ۔

تیسری پیشی۔

ایک اور شہادت۔

چودھری حیات محمد پہلا گواہ تھا۔ اس نے گواہی دی کہ میں وزیرآباد میں ذیلدار ہوں۔ مسٹر پیٹ مین کے جواب میں اُس نے کہا کہ مجھے کانسٹیبل رفعت علی کی وفات یاد ہے۔ سب انسپکٹر نے سب انسپکٹر رام نراین کے ساتھ ہو کر جواب فوت ہو گیا ہے تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔ اُن کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ رفعت علی گھوڑے پر سے گر کر مرا ہے۔ گواہ نے وہ مقام دیکھا ہے جہاں یہ واقعہ گذرا تھا۔ وہاں پر خون کے چھینٹے اور گھوڑے کے سم کے نشان تھے۔ اس وقت پوری رپورٹ لکھی گئی تھی مگر مجھے خبر نہیں کہ اس پر دستخط کس نے کئے تھے۔ پنجابی کے ایڈیٹر کی جانب سے مسٹر دوار کا داس نے سوال کیا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ۔

مجھے یاد نہیں کہ رام نراین کتنی دیر تک تھانہ میں رہا۔ رام نراین کے پاس ایک گھوڑا تھا مگر مجھے معلوم نہیں کہ اس حادثہ سے کس قدر عرصہ پہلے سے وہ اس کے پاس تھا۔ اور نہ ہی مجھے یہ یاد ہے کہ اس گھوڑے پر رام نراین کو میں نے سوار دیکھا۔ اور نہ ہی یہ کہ رام نراین اپنے منصبی کام کے وقت اس پر سوار ہوا کرتا تھا۔ وہ جگہ جہاں کہ رفعت علی کی لاش پڑی ہوئی پائی گئی تھی گرینڈ ٹرنک روڈ سے ۱۴-۱۵۰ کرم کے فاصلہ پر ہے۔ سڑک کے ساتھ ساتھ کٹے ہوئے سرکنڈے پڑے تھے۔ مگر لاش سڑک کے پاس کے ایک مزروعہ کھیت میں پڑی پائی گئی تھی۔ یہ مقام شہر کے اور مسٹر ڈونل کی جھونپڑی کے درمیان جس میں سے ہو کر گرینڈ ٹرنک روڈ سیدھی نکلجاتی ہے۔ فاصلہ اُس کا قریب ۱/۲ میل کے ہے۔ سڑک کے علاوہ پگڈنڈیاں بھی تھیں۔ مسٹر ڈونل کی جھونپڑی کے پاس ہی ایک بیلا یا جنگل بھی تھا لاش بیلا میں سے نہیں ملی۔ نزدیک ہی ایک کنواں تھا مگر کوئی شخص اس کے قرب و جوار میں رہتا نہ تھا گیدڑ اور ریچھ بکثرت تھے۔ وہاں شکار بھی تھا۔ سڑک سے اس مقام تک جہاں کہ لاش پڑی ہوئی تھی گھوڑے کے سموں کے نشانات بھی تھے۔ گواہ نے خون کے چھینٹے وغیرہ بھی دیکھے جہاں تک مجھے یاد ہے صرف چند ایک قطرے ہی تھے۔ میں نے رفعت علی کی لاش نہ دیکھی۔ میں نے لاش کی حالت کو صرف ڈاکٹر ہی کے ذریعہ سے دیکھا تھا جس نے اُس کی پڑتال کی تھی۔ میں نے اس رپورٹ کو بعد ازاں کہ اس پر دستخط ہو چکی تھی پھر نہیں دیکھا۔ میں نے اس معاملہ میں کوئی نوٹ نہیں کیا تھا صرف یاد ہی سے بول رہا ہوں۔ اس تحقیقات میں میرے ساتھ نمبردار اور کئی اشخاص بھی تھے۔ گرد نواح کے

اہل دیہات سے بھی تحقیقات کی گئی مجھے یاد نہیں کہ کوئی اور تحقیقات کی گئی تھی یا میں نے کبھی اس معاملہ کا بیان کسی مجسٹریٹ سے کیا۔ اور نہ ہی مجھے یاد ہے کہ مسٹر سپنسر اس مقدمہ کے بارے میں کبھی میری ملاقات کو آئے یا انہوں نے کبھی اپنی خاطر کوئی تحقیقات کی۔

گواہوں کی یادداشتیں نکالا گیا ہیں۔

گواہ یہہ نہ بتلا سکتا تھا کہ اس نے گھوڑے کے سموں کے سوائے کوئی اور نقوش یاد دیکھے تھے یہہ نشانات کسی اور شخص نے اس کو بتائے تھے۔ یاد نہیں کہ کس نے بتائے۔ جیسا کہ اُس نے کہا آخر کار تحقیقات کا یہہ نتیجہ ہوا تھا کہ موت کا باعث گھوڑے سے گرنا تھا مگر کسی شخص نے دراصل اس واقعہ کو نہیں دیکھا۔ رفعت علی کے گولی سے مارے جانے کی بابت کوئی سوال برپا نہیں ہوا۔ گواہ کو معلوم نہیں کہ گوجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنر دیوان ٹیک چند صاحب نے کبھی اس مقام کا ملاحظہ کیا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ کسی دیگر اخبار میں یہہ واقعہ مشتہر ہوا ہے یا کبھی میں نے پڑھا۔ میں وزیرآباد مشن سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر جرمی کو بھی جانتا ہوں میں نے پنجابی کے پروپرائٹر کو اس سے ایک دن پہلے۔ سٹیشن وزیرآباد پر پہلی ہی مرتبہ دیکھا تھا۔ میں نے مسٹر جرمی سے اس مقدمہ کی بابت کچھ نہ کہا۔ کیونکہ اس کی میرے ساتھ ان بن تھی۔ اور تمام مشن سکول کے استادوں کے ساتھ بھی مشن سکول کے مقابلہ میں محمدیوں کی طرف سے ایک وکٹوریہ جوبلی سکول ہے۔ میں نے پنجابی کے مضمون کا ذکر مسٹر جرمی سے نہیں کیا۔ رام نرائن نے اس کے بعد رفعت علی کی وفات کا ذکر کبھی نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ مسٹر سپنسر کتنی مدت تک وہاں پر پولیس ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ رہا۔

پنجابی کے پروپرائیٹر کی جانب سے مسٹر بھگت کی جرح پر اس نے کہا میں رفعت علی کانسٹیبل کو چشم خود نہیں جانتا۔ جہاں لاش پائی گئی تھی اُس مقام کے اور بڑی سڑک کے درمیان جھاڑیاں اور درخت تھے۔ جسم اس کا بالکل چھپا ہوا تھا۔ میں بتا نہیں سکتا کہ اس حادثہ کے کتنے دن بعد میں نے اس نظارہ کو دیکھا۔ میں نے ڈاکٹر سے جس نے کہ اُس کی لاش کا معاینہ کیا تھا اس کی لاش کی حالت دریافت کی۔ میں دلّا بدمعاش کو جانتا ہوں مگر یاد نہیں کب اس کا مقدمہ ہوا تھا۔ گواہ سرکاری ملازمت میں کبھی بھی نہ تھا۔

اس کے بعد وزیرآباد کا نمبردار سردار سردول سنگھ بلایا گیا۔ اس نے کہا مجھے رفعت علی کی وفات یاد ہے مگر اس کو تو ۶ - ۷ سال گذر گئے ہیں۔ رام نرائن اور کرم چند نے مجھے تحقیقات کرنے کے لئے بلایا۔ اس موت کا وقوعہ شہر سے کوئی ۲-۳ میل کے فاصلہ پر ہوا۔ وہاں کاہی کی جھاڑیاں تھیں۔ اور اس کے نزدیک ہی ایک تالاب بھی تھا۔ مجھے یہہ جگہ بھولا نامی ایک شخص نے دکھلائی تھی۔ میں نے خون کے کئی ایک چھینٹے اور سڑک سے آتے ہوئے گھوڑے کے سموں کے نشانات بھی دیکھے اور لوگوں کو بھی اس مقام پر بلا گیا اور سبھوں نے کانسٹیبل کی وفات کے نتیجہ پر یقین کیا۔ گواہ نے اپنی رپورٹ پر حسب ذیل دستخط کیا کہ رفعت علی کی وفات گھوڑے پر سے گر کر ہوئی ہے۔ یہہ مقام گرینڈ ٹرنک روڈ سے کوئی ۱۵ یا ۲۰ کرم کے فاصلہ پر تھا۔

وزیرآباد کے نمبردار کرم دین کو بھی یہہ مقدمہ یاد ہے۔ وہ کرم چند اور رام نرائن کے ساتھ اس کی تحقیقات پر گیا ہوا تھا۔ اُس نے اس حادثہ کے جائے وقوعہ کی بابت ماقبل گواہ کی شہادت کی تصدیق کی۔ یہہ موقع دریائے چناب اور ملکھو کے درمیان شہر سے ۶۰۰ یا ۷۰۰ کرم کے فاصلہ پر تھا۔ بھولا نے یہہ مقام بتایا تھا۔ گواہ نے سم کے نشان اور خون کے چھینٹے دیکھے تھے۔ اُس کو یہہ تحقیقات یاد ہے مگر سات سال کے بعد اس کو یاد نہیں کہ اُس نے رپورٹ پر دستخط کی تھی یا کہ نہیں اور نہ ہی یہہ معلوم ہے کہ اس پر کس کی دستخط تھی۔ قرب وجوار کے تمام دیہات کو یہہ یقین تھا کہ رفعت علی گھوڑے سے گر کر مرا ہے گولی کا کوئی نشان نہ تھا

تھانہ حافظ آباد چوکی کلو بخشا کے ہیڈ کانسٹیبل علم دین کو پولیس کانسٹیبل رفعت علی اور اسکی جائے فوتیدگی جہاں پر وہ گھوڑے سے گر کر مرگیا یاد ہے۔ اس نے گرینڈ ٹرنک روڈ سے جو وزیرآباد سے پشاور کو جاتی ہے ۱۵ یا ۲۰ کرم کے فاصلہ پر لاش کو جھاڑیوں میں پڑا ہوا دیکھا تھا۔ اس کی لاش کو گر پڑنے کے سبب رگڑیں لگی ہوئی تھیں رفعت علی کے گولی سے مارے جانے کا کوئی نشان نہ تھا۔ لاش ہسپتال میں لائی گئی تھی اور گواہ اس کے ہمراہ تھا۔ گواہ کے علاوہ اوروں نے بھی لاش کو دیکھا۔ انہیں مرحوم کا بھائی فرحت علی بھی شامل تھا جو گواہ سے قبل ڈیڑھ گھنٹہ موقع واردات پر آیا ہوا تھا۔ پوسٹ مارٹم کے وقت گواہ اور فرحت علی اور دیگر اشخاص بھی حاضر تھے جسم پر بندوق کی گولی لگنے کا کوئی نشان نہ تھا اُس کو یاد نہیں کہ جب یہہ لوگ ہسپتال جا رہے تھے تو کوئی افسر اُن ساتھ تھا۔

جب مسٹر لاجپت رائے نے جرح کی تو گواہ نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں رفعت علی کی وفات سے کسقدر پہلے وزیرآباد میں تھا۔ رام نرائن سب



انسپکٹر ایک دو برس سے وہاں تھا۔ رام نراین کے پاس وزیر آباد کے تھانے میں صرف ایک سفید گھوڑا تھا۔ اس نے رام نراین کو اس پر سوار ہوتے کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ یقین کرتا ہے کہ رام نرائن اسپر سوار تو ہوا کرتا تھا مگر اس سے ڈرا کرتا تھا۔ وہ اس پر پریڈ کے وقت سوار ہوا کرتا تھا۔

گواہ کو یہہ یاد نہیں کہ رفعت علی کی وفات کے وقت مسٹر سپنسر وزیر آباد میں تھے یا نہیں اور نہ ہی یہہ معلوم ہے کہ وہ اس سے پہلے وہاں تھا اور نہ ہی یہہ کہ مسٹر سپنسر وہاں کب تھا اور کتنی مدت تک رہا اور نہ یہہ کہ موقعہ زیر بحث پر مسٹر سپنسر تھانہ میں گئے اور نہ یہہ کہ مسٹر سپنسر دورے پر تھے یا محض شکار کے لئے تھے۔ اور نہ یہ کہ مسٹر سپنسر کے پاس گھوڑے بھی تھے اور نہ یہہ کہ مسٹر سپنسر کہاں فروکش تھے بعد دورہ کی اثنا میں گواہ مسٹر سپنسر کے پاس بلایا نہیں گیا تھا۔ اس نے صاحب کے ساتھ کسی اردلی کو نہ دیکھا تھا۔ ڈی۔ ایس۔ پی کے ساتھ ایک کلرک ہمیشہ رہا کرتا تھا۔ مگر اس کو یاد نہیں کہ خاصکر اس موقعہ پر کوئی کلرک تھا یا کہ نہیں۔

گھوڑے کا واقعہ مشکوک ہے

گواہ نے رفعت علی کو تھانہ سے گھوڑا لیجاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کو یہہ یاد نہیں کہ رفعت علی کو گھوڑا کس نے دیا تھا اور نہ ہی یہ کہ اس کو حکم کیا ملا تھا۔ گھوڑا شام کے تین یا ساڑھے تین بجے واپس آیا۔ اگرچہ وہ تھانہ میں نہ تھا تو بھی اس نے ایسا سنا تھا۔ مگر اس وقت وہ شہر میں اپنے ہی گھر پر تھا۔ اس کو یاد نہیں کہ رام نراین اس وقت تھانہ میں تھا جبکہ گواہ ساڑھے نو بجے شہر سے واپس آیا تھا۔ کانسٹیبلوں کی حاضری ۵ بجے پکاری گئی تھی۔ رفعت علی اس دن جس کا یہاں ذکر ہے حاضری کے وقت موجود نہ تھا۔ اس کو یاد نہیں کہ رفعت علی کے کام کی بابت کوئی رپوٹ لکھی گئی تھی۔ اگرچہ حسب قاعدہ ایسی رپورٹ رپوٹ بک میں لکھی گئی تھی۔ اس نے سنا تھا کہ اس رات گھوڑا بغیر رفعت علی کے واپس آگیا تھا۔ تھانہ میں لوگ یہہ شک کرتے تھے کہ گھوڑے نے صاحب کو گرادیا ہے۔ رام نراین خود اس معاملہ کی تفتیش کو گیا۔ میں نے یہہ سب کچھ سنا ہے۔ مگر رام نراین کو جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

گواہ کو رام نراین کی واپسی بھی یاد نہیں۔ وہ اس وقت سو یا ہوا تھا۔ گواہ اس رات رات کی ڈیوٹی پر تھا۔ وہ یہہ نہیں بتا سکتا تھا کہ کتنے گھنٹے سویا نہ یہ کہ میں گھر میں سو یا تھا یا تھانہ میں۔ دوسرے صبح اس کو معلوم ہوا کہ مسٹر سپنسر پہ کوئی حادثہ وارد نہیں ہوا مگر یہہ کہ مسٹر سپنسر نے رفعت علی کو حکم دیا تھا وہ کرم چند کا گھوڑا گیارہ کو مسٹر سپنسر کے گھر کو واپس لیجاوے۔ اس نے یہہ بھی سنا تھا کہ رفعت علی گھوڑے پر سوار ہوا تھا اور کہ وہ گھوڑے پر سے گر پڑا۔ گواہ کو یہہ بھی یاد نہیں کہ وہ یا کوئی اور شخص بھی اس تحقیقات میں شامل تھے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ میں اور دیگر اشخاص بھی دوسرے دن گئے مگر یقین کے ساتھ کوئی بات نہیں کہہ سکتا۔ اس نے آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے سنا کہ رفعت کی لاش ملگئی ہے۔ اس کو یہہ یاد نہیں کہ کسی شخص نے اس جگہ کی بابت اطلاع دی تھی جہاں کہ لاش پائی گئی تھی۔ جبکہ گواہ اس جگہ پہنچا تو نواب بیگ اس موقع پر تھا۔ گواہ کے ساتھ دیگر چند ایک کانسٹیبل بھی گئے تھے مگر اسوقت اس کو ان کے نام یاد نہیں ہیں۔ اسوقت ۴-۵ بجے کا عمل تھا۔ وہ لوگ موقعہ واردات پر دس پندرہ منٹ رہے۔ اس وقت ۵-۶ یا ۷ آدمی حاضر تھے گواہ کو اب یاد نہیں کہ کتنے تھے۔ جب کونسل نے اُن کے نام بتائے تو گواہ کو دو کانسٹیبل یاد آگئے۔ اُس کو یاد نہیں کہ اس کام کی کوئی تجویز کی گئی تھی یا نہیں شاید رفعت علی کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے مگر اسکو نہ تو اس کی خبر ہے اور نہ تحقیقات کی اصلیت سے اس کو واقفیت ہے اور نہ ہی یہہ معلوم ہے کہ اس مقام کے اردگرد خون کی چھینٹیں تھیں۔ پولیس کی طرف سے اس وقت یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے "تجویز نمبر ۱" جہاں تک انکو یاد ہے لاش کو صرف خفیف سی رگڑیں لگی ہوئی تھیں جسم پر کسی قسم کا پورا طویل زخم نہ تھا۔ اس نے صرف گھوڑے کے سموں کے نشان دیکھے تھے جو سڑک سے نیچے کو آرہے تھے۔ یہہ نشانات عین شہر تک چلے گئے تھے۔ لاش سڑک سے ۴-۵ کرم کے فاصلہ پر تھی جبکہ لاش پائی گئی تو گواہ کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا جو پاس کے کنوئے پر کام کر رہا تھا۔ یہ سرکاری زمین تھی اور لاش کے چاروں طرف نرکٹ اُگے ہوئے تھے۔ نصف لاش اُن میں دبی ہوئی تھی اور نصف نکلی ہوئی تھی۔ اُس کو یاد نہیں کہ آیا کسی اُس سے کہا تھا کہ اس نے رفعت علی کو گھوڑے پر چڑھے ہوئے یا گرتے ہوئے یا گھسٹے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ سموں کے نشان ڈھکے ہوئے نہ تھے کوئی شخص اس موقعہ پر ڈاکٹر کو بلانے نہیں گیا۔ جبکہ پوسٹ مارٹم کیا جا رہا تھا تو گواہ برآمدہ میں تھا۔ گواہ نے لاش تو دیکھی تھی مگر بندوق کی گولی کا کوئی نشان نہ تھا۔ سر پر خفیف سی رگڑ لگی ہوئی تھی مگر اسکو یاد نہیں کہ وہ ضرب کس قسم کی تھی۔ پوسٹ مارٹم کے وقت نہ تو نواب بیگ اور نہ ہی رام نراین حاضر تھے۔ ایک سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ میری تنزلی کبھی نہیں ہوئی۔

مسٹر ہیوان پیٹ من کے جواب میں گواہ نے کہا کہ رام نراین اکثر اس گھوڑے پر سے گر جایا کرتا تھا۔

جو کہ منہ روز ہے اور وہ اس پر صرف پریڈ کے دن سوار ہوا کرتا۔ جب کبھی کوئی اردلی صاحب کے پرائیویٹ کے لئے مقرر کیا جاتا ہے تو روزنامچہ میں اس کا ذکر ہوا کرتا ہے۔

اب مسٹر دوارکا داس نے نواب خان سارجنٹ کانسٹیبل پر جرح کی جو گذشتہ سماعت کے وقت عدالت سے طلب کیا گیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ رام نرائن اس گھوڑے پر سے کئی بار گر پڑا تھا۔ مگر یہہ معلوم نہیں کہ رفعت علی کی وفات سے پہلے کس قدر عرصہ تک وہ گھوڑا رام نرائن کے پاس رہا۔ رام نرائن شہر کا انسپکٹر تھا اور اس لئے اُسکو گھوڑے پر چڑھنے کا کوئی موقعہ نہ ملتا تھا۔ پولیس کے تمام گھوڑے افسران پولیس سے "پاس" کئے جاتے تھے۔ مسٹر سپنسر نے اس گھوڑے کو "پاس" کر دیا تھا۔ اس کو یاد نہیں کہ وہ کس وقت موقعہ واردات پر پہنچا تھا اور کہ اس وقت کون اس کے ساتھ تھا۔ بھولا۔ بدھا۔ پیر بخش اور عمر سنگھ اس مقام کے نزدیک تھے۔ یہہ حقیقت کہ لاش پر کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے پولیس کی تجویز میں ذکر کیگئی ہوگی۔ صرف وہی مقدمات پولیس رپوٹ میں درج ہوتے ہیں جو زیر دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند آتے ہیں۔ اُس نے رفعت علی کے جسم سے خون بہتا ہوا نہیں دیکھا۔ اس کو یاد نہیں کہ لاش خون آلودہ تھی۔ اس نے جسم پر یا جسم کے نزدیک اس وقت خون دیکھا تھا جبکہ جسم وہاں سے اٹھایا جا رہا تھا۔ اس کو یاد نہیں کہ اس نے اپنی رپورٹ میں اس کو لکھا تھا یا نہیں۔ اگر کوئی لاش ایک مدت تک پڑی رہا کرتی ہے تو بعض وقت رپورٹ میں اسکو درج کرتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ اگر خون منہ یا ناک سے نکلتا ہو تو وہ درج رپورٹ نہیں ہوا کرتا کیونکہ ممکن ہے موت طبعی اسباب سے واقع ہوئی ہو۔ مجھے یاد نہیں کہ سوائے گھوڑے کے سموں کے نشان کے جو سڑک سے نیچے کو آرہے تھے کوئی اور نشان زمین پر تھے اور نہ ہی یہہ یاد ہے کہ اس نے ان نشانات کا کوئی نوٹ کیا ہو۔ اُس نے اپنی رپورٹ میں اس امر کا ذکر کیا تھا کہ جو وقت لاش پائی گئی تھی تو وہ کس حالت میں تھی۔ وہ مقام شہر کے تھانہ سے نصف یا پاؤ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کو یاد نہیں کہ کسی اور شخص کا بیان درج رپورٹ کیا گیا تھا۔ اس کی اپنی رپورٹ اس موقعہ پر تیار کی گئی تھی اور اشخاص موجودہ سے اسپر دستخط بھی کی گئی تھی۔ یہہ قاعدہ ہے کہ ایسے موقعوں پر اسسٹنٹ سرجن بلایا جاتا ہے مگر اس موقع پر اس عمل کو یہہ عمل ضروری تصور نہیں کیا گیا تھا۔ ایک رپورٹ کتاب نمبر ۲ میں ہمیشہ درج کی جاتی ہے اور اس کی ایک نقل عدالت میں بھی جاتی ہے مجسٹریٹ نے گواہ کی کوئی تحقیقات نہیں کی۔ اگر رام نرائن تھانہ میں ہوتا تو وہ تحقیقات پر جاتا اور گواہ روانہ نہ ہو جاتا۔ رام نرائن لاش کو زمین پر پڑے دیکھنے کو نہیں آیا۔ گواہ نے لاش کو پہچانا اور اس نے رام نرائن کو بلانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ رفعت علی کی وفات کے دو دن بعد گواہ کو رام نرائن کی طرف سے اس مضمون کا ایک خط ملا۔ وہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ آیا میں نے دوسرے سب انسپکٹر کرم چند کو بھی اپنی رپورٹ دکھلائی جسم سڑک سے بہت دور پڑا ہوا نہ تھا۔ اُس نے لاش ایک سارجنٹ کے سپرد کر دی لیکن اس کو یاد نہیں کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہسپتال گیا تھا یا نہیں اس وقت اس نے رفعت علی کے گولی سے مارے جانے کی بابت نہیں سنا۔ مگر گذشتہ سماعت کے وقت جب اس پر جرح کی گئی تو اس کو خیال آیا کہ یہہ تحریک دی جا رہی تھی۔ یہی پہلی بات تھی جو اس نے اس معاملہ کی بابت سنی۔ اسکو یاد نہیں کہ مسٹر سپنسر کس روز وزیر آباد گیا تھا۔ رفعت علی کسی دوسرے تھانہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اور وہ یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کانسٹیبل اردلی کا کام کیا کرتا تھا اور اس گھوڑے پر سوار ہوا کرتا تھا۔ اس کو نہیں معلوم کہ مسٹر سپنسر نے ان معاملات سے پہلے رفعت علی کی وفات کی بابت کبھی تحقیقات کی۔ اس کو یاد نہیں کہ مسٹر ڈائمنڈس کے گھر اور اس جگہ کے درمیان جہاں لاش پائی گئی تھی کتنا فاصلہ تھا۔ اُس کو خیال تھا کہ پولس کی رپوٹ کی کتابیں جو ہر ایک تھانہ میں تھیں چھ برس کے بعد پہلے جلا ڈالی جاتی تھیں۔ مگر اب یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کتنے عرصہ کے بعد جلائی جاتی ہیں۔ گواہ کی تحقیقات کی بابت جو ترتیب وار تھی کسی قسم کی شکایت نہیں کی گئی ؂

پولس رکارڈ کی کتاب میں اندراج

گواہ کو رپوٹ کی کتاب دکھائی گئی جس میں رفعت علی کی وفات کا بیان تھا۔ کونسل خیال کرتی ہے کہ کئی صفحے بھی اُس میں سے نکال ڈالے گئے تھے۔ گواہ یہہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ کوئی صفحہ نکال ڈالا گیا ہو یا نہیں۔ چار صفحے جوڑ دیئے گئے تھے گواہ نے تسلیم کر لیا کہ صفحے جوڑے گئے ہیں۔ تب گواہ پولس کی کتاب میں رفعت علی کی وفات کی رپورٹ پڑھنے لگا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ جسم پر صرف ایک گولی کا داغ تھا۔ اس بات کا ذکر نہیں تھا کہ اُس کانسٹیبل کی وردی پھٹی ہوئی تھی اور کہ زمین پر خون کے چھینٹے اور سم کے نشانات موجود تھے۔ جو کچھ کہ کتاب میں لکھا ہوا تھا۔ وہ یہہ تھا کہ خون کانسٹیبل کی ناک اور منہ سے بہا ہوا تھا اور کچھ خون سر کے پیچھے منجمد بھی ہو گیا تھا۔ اُس کا منہ اور آنکھیں بند تھیں۔ دہنی کنپٹی پر خفیف سی رگڑ آئی ہوئی تھی۔

مسٹر دوارکا داس کے جواب میں گواہ نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ اس معاملہ سے پہلے مسٹر سپنسر بھی وزیر آباد میں شکار کے لئے آئے۔ وہ نہیں جانتا کہ آیا کوئی پگڈنڈی



سڑک سے دریا کو جاتی ہے یا نہیں یا لوگ پہلے وہاں نہایا کرتے تھے یا نہیں۔ گرانڈ ٹرنک روڈ پر لوگ ہمیشہ آتے جاتے ہیں سو وہ یہہ نہیں کہہ سکتا کہ جو ضرب رفعت علی کے سر کے پیچھے لگی ہوئی تھی وہ زخم تھا یا نہیں گواہ نے اپنے رکارڈ بک کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ مجھے کبھی کسی نے نہیں کہا کہ رفعت کا واقع کسی نے دیکھا تھا یا نہیں۔ جہاں پر کہ جسم پڑا ہوا تھا اس کے گرد قد آدم کے برابر برابر کی جھاڑیاں کھڑی تھیں گرانڈ ٹرنک روڈ اور کئی ایک مکانات کی نزدیکی کے سبب سے یہہ قرین قیاس نہیں ہو سکتا کہ جیلا میں ریچھ بہت تھے اس تحقیقات کے بارے میں رام نرائن کی طرف سے کسی کتاب میں اس کے خط کی کوئی نقل نہیں پائی جاتی۔

مسٹر بیوان پٹ مین کی جرح پر گواہ نے کہا کہ میں نے رام نرائن کو کئی دفعہ گھوڑے پر سے گرتے دیکھا رفعت علی کے حادثے جیسے خاص خاص موقعوں پر اسسٹنٹ سرجن یا اسسٹنٹ سرجن آیا کرتے ہیں جہاں لاش پڑی ہوئی تھی جیلا وہاں سے ایک میل سے زیادہ کے فاصلہ پر تھا۔

گوجرانوالہ پولیس آفس کا ہیڈ کانسٹبل محمد دین رفعت علی کو جانتا تھا جسکو فوت ہوئے سات برس گذر گئے۔ آٹھ بجے شام کو رام نرائن کا گھوڑا شہر کے تھانہ میں اکیلا واپس آیا اسپر زین اور لگام نہ تھی۔ شک گذرا تھا کہ شاید صاحب گھوڑے پر سے گر گئے اس لئے رام نرائن گھوڑے پر دوسری کانسٹبل ڈالی اور تحقیقات کے لئے روانہ ہو گیا۔ دوسرے دن تک اس اصل واقع کی خبر نہیں ہوئی کہ مسٹر سپنسر نے گھوڑا رفعت علی کو دے دیا تھا لاش کے پائے جانے کی رپورٹ باہر کے تھانہ سے آئی تھی۔ گواہ اور نواب بیگ دونوں لاش کو دیکھنے کے لئے گئے جسکو انہوں نے پہچان لیا کہ یہہ رفعت علی کی لاش ہے۔ اس پر گرد لگی ہوئی تھی لیکن بندوق کی گولی کا نشان کوئی نہ تھا جسم سے کچھ خون نہیں بہتا تھا۔ اونچے اونچے باڑوں کے سبب سے لاش سڑک پر سے دکھائی نہ دیتی تھی گواہ اور نواب بیگ لاش کے ساتھ ہسپتال کو گئے۔ رفعت علی کا بھائی بھی اس وقت ہسپتال میں تھا۔

مسٹر ودار کا داس کی جرح پر گواہ نے کہا کہ رام نرائن نے گھوڑا ایک گاؤں پنڈی بھٹیاں سے خریدا تھا جہاں کے وہ پہلے مقرر کیا گیا تھا۔ اس کو معلوم نہیں کہ رفعت علی کی وفات کے وقت مسٹر سپنسر وزیر آباد میں کسی کام کے لئے گئے ہوئے تھے یا شکار کے لئے۔ گواہ لاش کو اپنی مرضی سے دیکھنے کے لئے گیا تھا۔ نہ کسی کا بھیجا ہوا۔ گھوڑا بدمعاش تھا ایک رپورٹ موقعہ واردات پر لکھی گئی تھی اور حاضرین نے اسپر دستخط کئے تھے۔ اس نے اس شک کی بابت کبھی نہیں سنا کہ رفعت علی گولی سے مارا گیا تھا۔ گواہ نے خیال کیا کہ صاحب نے رفعت علی کو گھوڑے پر چڑھنے کی ہدایت کی تھی۔ اور جب گھوڑا بغیر زین کے واپس آیا تو اس نے خیال کیا کہ کانسٹبل ضرور گر پڑا ہے۔ (پیشی بدھ کی مقرر ہوئی)

سول اینڈ ملٹری گزٹ

دس ہزار بیگہ اراضی مفت۔

محمد شمس الاسلام صاحب دہلوی روزانہ پیسہ اخبار میں ایک چٹھی شائع کراتے ہیں جس کا خلاصہ بوجہ مفید عام ہونے کے درج کیا جاتا ہے جو لوگ تین سو روپیہ کا انتظام کر سکتے ہیں اور غلامی میں پڑکر اپنی زندگی خراب کرنا پسند نہیں کرتے وہ فوراً اس طرف توجہ کریں اور اس سنہری موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"ہم ابھی دس ہزار بیگہ عمدہ زمین بنظر رفاہ عام حصہ رسد آبادی کے لئے بالکل مفت دیا چاہتے ہیں بلکہ گھر بنانے کو کنکر پتھر اور کھیتوں کی اندر کی خود رو لکڑی بھی ہم حصہ مفت ہی دیں گے۔ مثلاً آنولہ۔ بیر۔ تیندو۔ قدم ساگون۔ سرس۔ نیم۔ ساگون وغیرہ وغیرہ۔ ...... بندہ اور پنجاب کی نو آبادی کیطرح پیشگی قیمت یا بھاری سفارش ...... کی قید بھی نہیں ہے۔ بلکہ دو سال کا پورا لگان بھی معاف ... ...جو کوئی تین سو بیگہ زمین خود آباد کرے یا کرادے اُسے فی صدی پانچ بیگہ زمین مویشی کا چارہ بونے کو شرطیہ معافی ہوگی اور کوشش کرنے والوں کو بابت فراہمی آسامی فی ہل (جو) نقد انعام بھی بارہ ملے گا۔ ...... پانچویں برس سوروپی بنادیا جائیگا۔ اس علاقہ میں مویشی عمدہ اور چرائی عمدہ ہے۔ زمین سیاہ چکنوٹ قسم کی زیادہ ہے۔ فصل ربیع ...... آبپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی: ...... ایک سو بیگہ زمین کے لئے اوّلاً صرف تین سو روپیہ درکار ہوگا۔ اس میں کل سامان کاشتکاری۔ زرگاؤ۔ لگان۔ تخم۔ آلات۔ گھاس نمک تیل۔ خوراک اہالی۔ گوال۔ مزدوران وغیرہ بخوبی تیار ہو جاوے گا۔ پس ہر ایک مولوی۔ منشی۔ طالب علم وغیرہ۔ شخص تین سو روپیہ باندھ یہ کام بہ آسانی چلا سکتا ہے ...... وہاں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ برسات کا موسم ٹھنڈا ہوتا ہے۔ بارش دہلی سے دوچند ہو جاتی ہے گھاس اونچی اونچی اور باریک ہوتی ہے ...... گوند موصلی سیاہ و سفید۔ آنولہ۔ جامن۔ شہد۔ اور مہوہ وغیرہ جنگلی چیزوں کی پیداوار اچھی ہے۔ ایک درخت سے کتھا بھی تیار ہوتا ہے ...... موجودہ زمانہ میں ریل چھ سات میل دور ہے۔ ...... آئندہ اور بھی ۳-۴ ریلیں نکلنے والی ہیں۔ ...... یہہ اراضی اسٹیشن باندی کوئی سے چھ منزل آگے علاقہ ہاتو تے راجپوتانہ میں ہے خریف میں جوار کی۔ تل کپاس۔ تمباکو۔ نیل۔ چاول

ماش - مونگ - لوبیا وغیرہ - اور ربیع ہیں - گندم والسی دھنیا - سفید زیرہ سرسوں - تخم وا ہرا اور مسور وغیرہ پیدا ہوتی ہے "۔

اس کے متعلق جو چاہیں - دفتر جاسوس کی معرفت خط و کتابت کر سکتے ہیں - یا براہ راست منشی مصباح الدین صاحب مجسٹریٹ ہفشتم تیر اہرام خان دہلی کو لکھیں ۔ پیام ہمدم

سال آیندہ کی پیشینگوئیاں

(ہمعصر بصارت جیون نے بحوالہ انڈین مرر جرمن کے مشہور نجومی مسٹر زیکل کی حسب ذیل پیشینگوئیاں سنہ ۱۹۱۰ء کی بابت شایع کی ہیں جو کہ ناظرین کی تفریح طبع کی غرض سے درج ذیل کی جاتی ہیں :-

۲ اپریل کو ہندوستان - میکسیکو اور گریس پر آفت آنے کا اندیشہ ہے - ۱۰ اپریل کو کل ہندوستان میں بڑا بھاری مذہبی جوش پھیلیگا - اگر اس کا پہلے سے انتظام نہ کیا گیا تو انجام خراب ہوگا - ۲ اپریل لغایت ۱۳ اکتوبر ہندوستان میں عظیم انقلاب ہوگا - گورنمنٹ کو ہوشیار رہنا چاہئے - ۱۰ - ۱۷ اور ۲۶ اپریل کو کشمیر پنجاب - بمبئی کے چند شہروں میں زلزلہ آئیگا - گورنر بمبئی کو مصائب کا سامنا ہوگا - ۱۰ مئی میں افریقہ - افغانستان اور ہندوستان کی حالت میں حیرت انگیز تبدیلی ہوگی - کسی مہم کے درپیش ہونے سے ہندوستان افغانستان یا تبت کو مشکلات پیش آئینگی - امیر کابل ملکی آفات میں مبتلا ہونگے - خونریزی تک نوبت پہنچیگی - ۲۱ مارچ کو ہندوستان کی سرحد پر جنگ ہوگی - مشرقی حصص میں لڑائی ہوگی - امراض نمودار ہونگے اور بارش کم ہوگی - ۱۴ جون کو سورج گرہن ہوگا - امیر کابل خدانخواستہ و شیطان کے کان بہرے خدا ایسا نہ کرے ایڈیٹر نور افشان اس سرائے فانی سے کوچ کر جائیں تو عجب نہیں - زدکیل کی پیشینگوئیاں ہمیشہ درست ہوتی ہیں اس لئے کیا عجب ہے کہ یہہ بھی ٹھیک ہوں - بقول زدکیل امیر کابل کے لئے آیندہ سال ناقص ہے - ہوشیاری لازم ہے - (اخبار عام)

مراسلات

نمونہ

یہہ بات بخوبی روشن ہے کہ جو کچھ اثر و تاثیر نمونہ سے ہوتی ہے وہ کسی دوسری طرح سے نہیں ہو سکتی انگریزی مثل ہے جو نہایت عمدہ ہے -

Example is better than precept.

جس کا مطلب یہہ ہے کہ نمونہ تعلیم سے بہتر ہے - انسان نقال ہے جلد نقل کرتا ہے زبانی باتوں کی تاثیر دیر میں اور کم ہوتی ہے پر جو عملی طور سے نمونہ اس کے سامنے پیش کیا جاوے وہ جلد تر اس نمونہ کی پیروی کرنے لگ جاتا ہے - ایسا ہی حال تمام کاموں میں دیکھا جاتا ہے اور خصوصیت سے ایسا ہی کام مذہبی معاملات میں ہے - ہزارہا تعلیمات موجود ہیں پر جو خود کوئی کرکے کچھ دکھلاوے تو اس کا اثر جلد تر ہوتا اور سننے والا اسکے مطابق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے - سوائے دین عیسوی کے اور کوئی دوسرا مذہب نہیں جو ایک عمدہ نمونہ ہر ایک عمل کے بارے میں پیش کر سکے - پر دین عیسوی میں یہہ بات پائی جاتی ہے کہ ایک کامل نمونہ موجود ہے جس نے سب کام بطور ایک عمدہ نمونے کے خود کرکے دکھلائے اور اب اُس کے مطابق ہر ایک کر سکتا ہے - وہ ہر ایک بات میں نمونہ ہے - خیال کرنے میں بات کرنے میں اور کام کرنے میں وہ کامل نمونہ ہے جس نے انجیل کو پڑھا ہے وہ بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ یہہ بات حق اور درست ہے - وہ جس کے دلمیں کوئی بُرے خیال نہ آتے تھے - کہتا ہے دل کی بڑی حفاظت کرو کیونکہ بُرے خیال دل ہی سے نکلتے ہیں بُرے خیالوں کو ہی دباؤ اور مارو جو زہر کی طرح اثر کرکے خرابی کرتے ہیں دل انکا چشمہ ہے سو اُسکو صاف رکھو بُرے خیالوں کو دلمیں جگہ نہ دو توبہ کرکے اور ایمان لاکے دل کی پوری صفائی کرلو اور نئی زندگی حاصل کرلو جس کے بغیر کوئی آسمان کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا - کیا کوئی دوسرا ایسی تعلیم دیتا ہے ؟ اپنے اقوال سے کیسا نمونہ دیا کہ کبھی کوئی بُری بات اسکی زبان سے نہ نکلی بلکہ کوئی چھل بل اسکی زبان میں پایا نہ گیا مگر وہ بے نقص تعلیم دیتا اور خدا کی باتوں کے بھید کھولتا اور نجات کی بیش بہا خوشخبری دیتا اور لوگوں کو تسلی بخش باتیں کہتا اور مژدہ نجات کی خوشخبری دیتا پھرا - اس میں کیسی فروتنی کیسی خاکساری کیسی ہمدردی کیسی محبت کیسی غمخواری کیسی خیرخواہی کیسی رحم دلی پائی گئی اور یہہ سب باتیں قابل نمونہ ہیں کون ان تمام باتوں میں ایک عمدہ نمونہ ہو سکتا ہے ؟ صرف وہ ابن آدم جو دنیا کی نجات کے لئے مجسم ہوا ایسی اعلیٰ صفات سے ملبس تھا اور وہ ہی اکیلا ایک نمونہ ہے - جس سے بڑھکر دنیا میں کوئی نمونہ موجود نہیں ہے - اپنے کاموں سے اُس نے ایک ایسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ پیش کیا ہے جو صفحے دنیا پر نظر نہیں آتا - دیکھو وہ عملی طور سے فروتن بنکر دکھلاتا ہے وہ جو خدا کے جلال کی رونق اور اسکی ماہیت کا نقش تھا وہ پست ہوکر دکھلاتا ہے اور خادم کی صورت اختیار کرتا ہے - کیا یہ نمونہ کچھ کم ہے - وہ کامل خدا اور کامل انسان ہوکر تمام شریعت کو ایسا پورا کرتا ہے کہ دوسرا کوئی کر نہیں سکتا تمام احکام الہی کا عامل ہوا تمام شریعت کو پورا کیا اور تمام باتوں میں ایک کامل نمونہ قایم کر دیا - اور اب وہ کہتا ہے کہ اپنی صلیب اٹھاکر میری پیروی کرو میرے نمونے پر چلو - خیال رفتار گفتار میں کامل نمونہ - کلام مقدس

انجیل کو پڑھو تو یہ تمام باتیں معلوم ہو جاویںگی اس لئے دین عیسوی میں ایک نہایت اعلیٰ نمونہ موجود ہے جسکی پیروی سے انسان عمدہ عابد پرہیزگار اور نجات یافتہ بن سکتا ہے۔ وہ نمونہ ربنا المسیح نجات دہندہ ہے۔ جو اس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔

راقم جے۔ ایس

میلہ باندرابھان

ناظرین بالتمکین اکو معلوم ہووے کہ میلہ متذکرہ بالا ضلع ہوشنگ آباد میں سب سے بڑا اور مشہور میلہ ہے۔ اس میں بہت دور دور کے لوگ اپنی اپنی صنعت و حرفت کاری کی چیزیں اس غرض سے لیکر آتے ہیں کہ ان کو نمائش گاہ میں جو گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہوتی دکھلا کر انعام حاصل کریں لیکن یہہ خاص خاص لوگ ہوتے ہیں۔ دیگر اشخاص اشنان کی غرض سے یہاں آتے ہیں کیونکہ یہہ میلہ ایک ایسی جگہ بھرتا ہے جہاں کہ دو دریا۔ نربدا اور توا ملتے ہیں۔ اور یہہ لوگ اس سنگم میں آکر غوطہ مارتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جیسے گنگا میں نہانے سے گناہ سے پاک و صاف ہو جاتے ہیں ویسے ہی اس سنگم یعنی دو دریاؤں کے ملاپ میں نہانے سے ہم پاپوں سے رہت ہو جاتے ہیں۔ اور اسی غرض سے وہ لوگ نربدا مائی کی جے زور زور سے پکارتے ہیں۔ اس میلے میں بہت سے سرکاری افسر بھی آتے ہیں۔ اگرچہ یہہ میلہ فقط تین روز رہتا ہے مگر بڑی دھوم دھام سے بھرتا ہے۔ میرے خیال میں اس کی زیادہ تعریف کرنی فضول ہے۔ کیونکہ اس کی کیفیت اس کے دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ہاں اتنا کہہ دینا میں باعث فخر سمجھتا ہوں کہ جہاں شیطان کا زور زوروں پر ہوتا ہے وہاں خداوند یسوع مسیح کا پاک جھنڈا ہوا کی بلندی میں لہراتا ہوا دور سے نظر آتا ہے۔ چنانچہ اس میلے میں ضلع ہوشنگ آباد سے کئی ایک مناد انجیل کی خوشخبری سنانے کے لئے موجود تھے اور خاکسار راقم مضمون بھی اثار سی سے مسیح کی خبر لوگوں کو سنانے کے لئے وہاں گیا ہوا تھا اور تین روز تک مسیح کی خبر لوگوں کو دی گئی جن میں سے بعض لوگوں نے مسیح کا نام تک نہیں سنا تھا اور جب مسیح کی بابت انہیں بتایا گیا تو انہوں نے خوشی سے سنا اور کئی ایک انجیلیں بھی مول لیں اگرچہ کئی ایک آریہ صاحبان نے بدعت پھیلانی چاہی اور ہمارے ساتھ آکر بہت کچھ سوال و جواب بھی کرتے تھے مگر شکست یافتہ لشکر کیطرح پس پا ہوتے جاتے تھے۔ اور پبلک کے آگے جائے مضحکہ ٹھہرتے تھے ہم اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کا ہزار ہزار شکر کرتے ہیں کہ اسی نے اپنے کلام میں وہ طاقت بخشی ہے۔ جو کہ مخالفوں کے لبوں پر مہر خاموشی لگا دیتی ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند دن بہ دن اپنے کلام کو ترقی دے تاکہ اس کا جلال غیر قوموں میں ظاہر ہو اور سب مسیحیوں کو ان کے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا کرے تاکہ اے باپ کے پیارے تو بڑھے اور ہم گھٹیں۔ آمین

راقم جے۔ م۔ ت

نوٹ۔ میں چاہتا تھا کہ اس مسیحی خدمات کا تمام حال جو کہ اس میلے میں ہوئی لکھوں مگر بوجہ بیماری کے مجبور ہوں آیندہ کوشش کرونگا۔

جے۔ م۔ ت

آریہ عقائد کی تردید انہی کی قلم سے

(سلسلہ کے لئے دیکھو گذشتہ اشاعت کا پرچہ)

ناظرین کو یاد ہے کہ گذشتہ نمبروں میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ پہلا دعوے سوامی جی کا قدامت ارواح و مادہ تھا بعد اس کے ہم نے خود سوامی جی کی تحریر ہی سے ثابت کیا کہ وہ حدوث ارواح و مادہ بھی مانتے ہیں اور اب ہم ایک بالکل صاف فیصلہ سوامی جی کا پیش کرتے ہیں کہ ارواح و مادہ بھی پیدا شدہ ہیں رگوید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۰ پر سوامی جی لکھتے ہیں۔

سوال وید کی کتاب لکھنے کے لئے ایشور نے قلم سیاہی اور کاغذ کہاں سے لئے؟

جواب۔ اوہو ہو ہو آپ نے بڑا بھاری اعتراض کیا ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا۔ اور لکڑی لوہا وغیرہ سامان اور اوزاروں کے بغیر جسطرح ایشور نے دنیا کو بنا لیا اوسی طرح ویدوں کو بھی بنا لیا قادر مطلق پرمیشور پر ایسے شکوک مت کیجئے"۔

ناظرین یہاں آپ نے دیکھ لیا کہ کسطرح سوامی جی ایسے شکوک کرنے والوں کو جھڑکتے ہیں کہ وہ قادر مطلق خداوند ہے اسکو ان سامان وغیرہ کی ضرورت نہیں نہ صرف ویدوں کے لئے بلکہ صاف لکھ دیا کہ دنیا کے لئے بھی اسکو سامان کی ضرورت نہیں۔

اور نہ اس نے سامان یعنی روح و مادہ ازلی سے بنایا اس جگہ صاف سوامی جی نے اقرار کر لیا کہ خدا نے روح و مادہ کو عدم محض سے اپنی طاقت سے پیدا کیا یہاں کوئی شک و

شبہ کی گنجائش نہیں اب بعض صاحبان خیال کریں گے کہ جب روح و مادہ کو ازلی مان چکے ہیں پھر اب عدم مانتے ہیں یہہ کس طرح ہو سکتا ہے اس لئے میں انکی خدمت میں باد ب گذارش کرتا ہوں کہ یہہ سوال آپ سوامی جی سے یا اُن کے چیلوں سے کر سکتے وہی اس متضاد سمہ کو حل کر سکتے ہیں ہم تو پنڈت لیکھرام کے علوم متعارفہ (جو انہوں نے تکذیب میں درج کیا) کے بموجب کہہ سکتے ہیں کہ اجتماع ضدین باطل ہے اور کہ جس شخص کی کلام میں اتنا اختلاف ہو اُسکی کوئی بات بھی اعتبار کے لائق نہیں ہو سکتی چونکہ یہہ اصولی مسئلہ ہے اس لئے آریہ سماج کو اُس پر غور کرنا چاہئے۔

سماجیو کیا یہی سوامی دیانند ہیں جن کی پیروی کرکے عیسائی اور مسلمانوں کو بے نقط سنا رہے ہو افسوس یہہ حال ہے آپ کے لیڈر و رکا نہیں رشی مہرشی جن سے غلطی کے ہونے کا امکان ہی نہیں زیادہ حیرانی کی بات یہہ ہے کہ آریہ سماج ان کتابوں کو غور سے پڑھتے ہی نہیں ورنہ ایسے ایسے اصولی مسائل اتنا خلاف۔

سماجیو ایسی تعلیم پر تمام دنیا کے سدھار کا خیالی پلاؤ پکا کر ہمارے دنیز ساری دنیا کے آگے پیش کرنے کی غرض سے جاپان و امریکہ وغیرہ کی طیاریاں کر رہے ہو صاحبان بہتر ہوتا کہ آپ پہلے یہاں ہی ان اختلافی تحریروں کا فیصلہ کر لیتے تاکہ خواہ مخواہ کی جگت ہنسائی سے تو بچ جاتے آریہ صاحبان کیا امریکہ و جاپان و انگلینڈ والوں کو بھی اپنی مانند ہی بے سمجھ لکھا ہے کہ بلا تحقیق بھیڑ کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائینگے کیا اونکا دماغ ہوں کے کانٹے وہو میں سے سیاہ ہو چلا ہے کہ وہ ایسے موٹے اختلاف کو بھی دیکھ کر محسوس نہ کرینگے نہیں نہیں ہرگز نہیں وہ ہر ایک بات کی پوری تحقیق کرنے والے ہیں اس لئے میری رائے یہی ہے کہ پہلے ہی فیصلہ کر لو خواہ مخواہ تمہارے چھوٹے سے گروہ کے عوض وہ تمام ہندوستان کو ایسا ہی سمجھینگے میں سچ کہتا ہوں کہ آپ میری نصیحت پر عمل نہ کرکے بلا فیصلہ امریکہ یا جاپان کے آگے سوامی جی کا سدہانت پیش کرنے چلے ہی جاوٗگے تو بہتر ہے کہ اس مصرع کو اچھی طرح حفظ کر لیویں مصرعہ

چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

تاکہ جب آپ وہاں سے واپس آئیں تو اس مصرع کے نعرہ لگاتے آئیں ؛

آریوں کا خیرخواہ
رحمت مسیح از شاہ کوٹ۔ ضلع گوجرانوالہ

سوامی درشنانند جی جواب دیں

(۱) دیا کھیان کتا دلی میں ٹریکٹ نمبر ۱۴ موسومہ ویدوں کی عظمت صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے کہ عیسائی خدا کو چوتھے آسمان پر مانتے ہیں"۔

مہربانی کرکے بائبل کی آیت جس میں یہہ تحریر ہو پتہ دیں ؟

(۲) دیا کھیان کتا دلی میں ٹریکٹ نمبر ۶ موسومہ عیسائی مت کھنڈن صفحہ ۶ پر لکھا ہے کہ بیٹا باپ سے پیدا ہوا کرتا ہے یعنی بیٹا باپ کی طرح ازلی نہیں ہو سکتا وہ حادث یعنی پیدا شدہ ہوتا ہے۔

اور اُسی ٹریکٹ صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ ایشور باپ ہے اور جیو بیٹا یہہ ویدک سدہانت ہے"۔ اب سوامی جی ثابت کریں کہ جس حال کہ وید کی رو سے جیو بیٹا اور ایشور باپ ہے اور بیٹا ہمیشہ باپ کے بعد ہوتا ہے یعنی حادث تو پھر جیو ازلی کسطرح ہوا ؟

(۳) دیا کھیان کتا دلی میں ٹریکٹ نمبر ۶ موسومہ عیسائی مت کھنڈن صفحہ ۸ پر سوامی جی تحریر کرتے ہیں کہ نطفے ہی سے خاندان میں شمولیت پائی جاتی ہے یعنی لڑکا اُسی خاندان میں شامل ہو سکتا ہے جس خاندان کے نطفہ سے ہو لیکن سوامی دیانند اس کے برخلاف ستیارتھ میں تحریر کرتے ہیں آپ صفحہ ۱۵۰ سے ۱۵۷ تک پڑھ لیں مجھکو وہاں سے اقتباس کرنے سے حیا مانع ہے۔

جواب کا منتظر
رحمت مسیح از شاہ کوٹ ضلع گوجران والہ

مگر جس جگہ اس کا جواب تحریر کرو اُس کی ایک کاپی میرے پاس روانہ کریں۔

لالہ وزیر چند ایڈیٹر آریہ مسافر جالندھر

تسلیم۔ میرے مضمون مندرجہ نورافشان دربارہ ریویو کتاب تحفہ آریہ سماج کے جواب میں جو مضمون اپنے ۵ر جولائی کے آریہ مسافر میں شایع کیا ہے میں پڑھ چکا ہوں میں اس کا ترکی بہ ترکی جیسا کہ چاہئے جواب نہیں دے سکتا کیونکہ مجھکو انسانیت کا خیال مانع ہے اور ساتھ ہی انجیل کا حکم بھی یاد ہے لیکن اس بات کو یاد رکھو کہ انہی گندہ دہانیوں نے آریہ سماج اور اس کے بانی کو دانشمندوں کی نظروں سے گرا دیا ہے۔

بھلے آدمی ذرا میرے مضمون کو غور تو کر لیتا کیا اسمیں ایک لفظ بھی سخت تحریر تھا جس کے جواب میں یہ انسانیت سے گرا ہوا جواب دیا گیا یاد رکھو بائبل میں لکھا ہے کہ ہر ایک جو اس طرح لوگوں کو ستاتا ہے اس کے واسطے ویسا ہی طیار رکھو آیندہ میں بھی آپ کے ہی لفظوں میں آپ کو جواب دونگا۔

آپ یہہ یاد رکھیں کہ عیسائیت کی بنیاد آپکی سڑی ہوئی بھری توپوں سے ہل نہیں سکتی ہم نے آپ کے تمام بے بنیاد



اعتراضات کو کبھی کا ردی خانہ میں پھینک دیا جاوے ہم پر یہہ ثابت ہو چکا ہے کہ آریہ سماج کے پاس ہمارے اعتراضوں کا جواب نہیں اب آپ بھی محض کورے کے کورے بیٹھے ڈینگیں ہانک ہانک کر اپنا اُلو سیدھا کر رہے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا تو آپ خود انسانیت کا جامہ پہنکر ہمارے اعتراضوں کا جواب تہذیب اور شائستگی سے دیتے آپ کے پاس سوائے ناگفتہ بہ گندی گالیوں کے اور کچھ دہرا ہی کیا ہے۔ نور کتاب جس کے جواب کی طرف مجھکو توجہ دلائی گئی ہے پہلے آپ اسکو لکھ تو لیں جب آپ لکھ چکیں گے تو آپ کی ساری شیخی دیکھی جائیگی میں آریہ سماج کا پُرانا دوست ہوں مجھے آپ جیسوں کے ہتھکنڈے یاد ہیں میں جانتا ہوں کہ آپ کس قسم کی دلائیل کتاب میں تحریر کریں گے میں سچ کہتا ہوں اس وقت آپ کی یہ حالت ہوگی ع

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
یہہ ساری انکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

ذرا کتاب لکھ کر میرے پاس روانہ کر دیں پھر تماشہ دیکھیں کیا کچھ بنتا ہے ؛

راقم

رحمت مسیح ۔ از شاہ کوٹ

ضروری اطلاع

ایڈیٹر صاحبان و نامہ نگاران و خریداران و عوام کی خدمت مین التماس ہے کہ حسب تجویز لودیانہ مشن اردو اخبار نور افشان کے ایڈیٹر و منیجر بجائے پادری آر ڈی ٹریسی صاحب ایم اے کے پادری ایچ۔ گولکھ ناتھ صاحب بی اے مقرر ہوئے ہیں اور یکم جنوری سنہ ۱۹۰۷ء سے اس تجویز پر عملدرآمد شروع ہوگا۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اخبارات تبادلہ خواہ انگریزی خواہ اردو و مضامین و اشتہارات برائے اندراج اردو نور افشان و درخواست خریداری و ترسیل زر اردو و انگریزی ہر دو نور افشان تاریخ مذکور سے پادری گولکھ ناتھ صاحب ساکن بھلور کی نام ہوا کرے۔ پادری ٹریسی صاحب کے نام صرف انگریزی نور افشان کے متعلق مضامین روانہ ہونے چاہئیں۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر جو کہ قبل ازین کام اردو اخبار کا ایڈٹ کرتا تھا وہ اب محض پادری گولکھ ناتھ صاحب کا ایک مددگار ہوگا اس لئے وہ یکم جنوری سے اپنے منصبی فرض سے سبکدوش اور بری الذمہ ہو جائے گا ؛ (ایڈیٹر)

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو ردمن اردو انگریزی زبانون میں مسیحی کارندوں کے خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے بشران انجیل اور کلیسیائی کارندون کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندون کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبرین اس مین خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہے

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عام سے	۱ؔ	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	۱۲؎	”
” ” پچیس ” ” ”	عہ	”
” ” پندرہ ” ” ”	۱۲؍	”

ادنی ترین نرخ ۱۲؍ سالانہ

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہیے

المشتہر

پادری اے جی میگاو الموڑہ یو۔ پی۔ صوبجات

پرسبٹیرین بیواؤن و یتامی کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۸۵ء مین قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے۔ اس وقت اس فنڈ مین بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے

اس فنڈ کا نرخ کمی اور اس قسم کے فنڈ سے بہہ ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردوں کو ہر سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت مین اور بچوں کو یتامی پر اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے ؛

المشتہر

پادری نیو الڑ جے کلارک صاحب ایم اے فیلیجنگ ڈائرکٹر نو لکھا لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱ؔ مع ضمیمہ ۲ؔ

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ” ۲ؔ ” ۳ؔ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱ؔ	۱۸؍	ے
کالم کا چوتھائی کالم	۱۸؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہعہ
پورا کالم	عہ	مہعہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	حہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ ما بعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

(نوٹ)

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ

” ” ” ” ” مع محصول ۱۲عہ

” آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

نوٹ ؛ درخواست خریداری کیساتھ اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہیے

(مر) کا ٹکٹ بھیجکر جنرل لسٹ مفت طلب کرو

صرف چھ روپیہ مین

بارہ روپیہ قیمت کی برچ لوڈ جیسی شکل کی ہوائی بندوق معہ ایک نفیس سچا ٹائم دینے والی جیبی گھڑی کے لٹائی جاتی ہے۔ یہہ بندوق ۱۰۰ فٹ کے فاصلہ سے چڑیا۔ تیتر۔ بٹیر۔ کبوتر وغیرہ عمدہ طور پر شکار کرتی ہے۔ ولایت کے لوگ دلچسپی کیلئے ان بندوقوں کو اپنے پاس ہر وقت رکھتے ہین۔ لطف یہہ کہ اس بندوق کیلئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی روک نہین۔ بلا لیسنس ہر شخص اس بندوق کو اپنے پاس رکھنے اور اس سے شکار کھیلنے کا مستحق ہے

اگر ہو جگہ ہماری جیسی صرف بندوق ہی بندوق بارہ روپیہ کو ملتی ہو تو ہم سے صرف چھ روپیہ میں ہی بندوق اور گھڑی گویا دونوں چیزیں خرید فرمایئے۔ ورنہ ہرگز نہین۔

ملنے کا پتہ۔ مینیجر دی امریکن ہوس شہر میرٹھ

پادری آر ڈی ترپسی صاحب ایم اے ایڈیٹر و منیجر نورافشان کیواسطے مشن سٹیم پریس لودیانہ وائیلی برادرس کے اہتمام سے چھپا